142577 ـ رمضان المبارك ميں شيطان جكڑے ہونے كے باوجود جنگ بدر ميں انسانی شكل ميں كفار كا ساتھ دينے كيسے آيا

سوال

يہ معروف ہے كہ جنگ بدر مں شيطان كافروں كے ساتھ انسانی شكل ميں موجود تھا، اور يہ جنگ رمضان المبارك ميں ہوئى، اشكال يہ پيدا ہوتا ہے كہ شيطان اس وقت جكڑا ہوا كيوں نہ تھا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

سيرت اور تفسير كى كتب ميں مشہور ہے كہ شيطان معركہ بدر ميں موجود تھا، اور اس نے سراقہ بن مالك كى شكل اختيار كر ركھى تھى، اور يہ واقعہ درج ذيل فرمان بارى تعالى كى تفسير ميں بيان كيا جاتا ہے:

فرمان بارى تعالى ہے:

اور جب شيطان ان كے اعمال كو ان كے ليے مزين بنا كر پيش كر رہا تھا اور كہہ رہا تھا كہ لوگوں ميں سے كوئى بھى آج تم پر غلبہ حاصل نہيں كر سكتا، ميں تو خود تمہارا حمايتى ہوں، ليكن جب دونوں جماعتيں نمودار ہوئيں تو وہ اپنى ايڑيوں كے بل پيچھے ہٹ گيااور كہنے لگا ميں تو تم سے برى ہوں، ميں وہ كچھ ديكھ رہا ہوں جو تم نہيں ديكھ رہے، ميں اللہ سے ڈرتا ہوں، اور اللہ تعالى سخت عذاب دينے والا ہے الانفال (48).

ليكن يہ كسى بھى صحيح سند كے ساتھ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت نہيں، بلكہ اسے ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے روايت كيا جاتا ہے، اور اس كى سند بھى محل نظر ہے جو كہ على بن ابى طلحہ كى روايت ہے وہ ابن عباس سے بيان كرتے ہيں كہ:

ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے مروى ہے:

" جنگ بدر والے دن ابليس اپنے لشكر كے ساتھ آيا جسے ميں نے بنى مدلج كے ايك شخص سراقہ بن مالك بن جعشم كى صورت ميں ديكھا، چنانچہ شيطان مشركوں سے كہنے لگا: آج تم پر كوئى بھى غالب نہيں آ سكتا، ميں تمہارے ساتھ ہوں، جب لوگوں نے صفيں بنائيں تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مٹى كى ايك مٹھى لى اور اسے مشركوں كے

چہروں پر پھینکا تو وہ پیٹھ کر بھاگ گئے، اور جبریل ابلیس کی طرف گیا جب ابلیس نے جبریل کو دیکھا اور ابلیس کا ہاتھ ایک مشرک کے ہاتھ میں تھا، ابلیس نے اس سے اپنا ہاتھ چھڑایا اور اپنا لاؤ لشکر لے کر الٹے پاؤں بھاگ گیا.

ایک شخص نے کہا: او سراقہ تم تو کہتے تھے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں ؟

اس نے جواب دیا:

میں تو وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے، میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اور اللہ تعالی بڑا شدید عذاب والا ہے .

یہ اس وقت ہوا جب اس نے فرشتوں کو دیکھا تھا "

اسے امام طبری نے تفسیر طبری (13 / 7) میں روایت کیا ہے، اور طبرانی نے المعجم الکبیر (5 / 47) میں رفاعۃ بن رافع الانصاری سے بھی اسی طرح ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے، لیکن اس کی سند بھی ضعیف ہے، اس سند میں عبد العزیز بن عمران ضعیف راوی شامل ہے، اس راوی کی وجہ سے الھیثمی نے مجمع الزوائد (6 / 82) میں اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے.

ہو سکتا ہے ان دو رایتوں کو درج ذیل مرسل روایت تقویت دیتی ہو.

طلحہ بن عبید اللہ بن کریز بیان کرتے ہیں کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یوم عرفہ کے دن ابلیس اللہ کی رحمت اور گناہوں سے بخشش اور معافی کے نزول کی بنا پر اتنا چھوٹا اور حقیر و ذلیل اور غضبناک ہوتا ہے جو کسی اور دن میں نہیں دیکھا گیا، لیکن جنگ بدر کے دن اس نے جو کچھ دیکھا تو اس سے کم رہ گیا.

صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابلیس نے جنگ بدر کے دن کیا دیکھا تھا؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس نے دیکھا کہ جبریل امین فرشتوں کی صفیں سیدھی کر رہے ہیں "

موطا امام مالک حدیث نمبر (944).

قولہ: " یزع الملائکۃ " یعنی جبریل امین فرشتوں کی لڑائی کے لیے ترتیب لگا رہے تھے، اور ان صفیں سیدھی کر رہے تھے.

یہ قصہ کئی ایک طرق سے مروی ہے، احتمال ہے کوئی ایک صحیح اور مقبول ہو.

رہا سائل کے دوسرے اشکال کا جواب تو وہ کئی ایک وجہ سے دیا جا سکتا ہے:

1 ـ سراقہ بن مالک کی صورت میں اختیار کرنے والا شیطانوں میں سے ایک شیطان تھا، لیکن جن شیطانوں کو جکڑا جاتا ہے وہ بڑے شیطان ہوتے ہیں.

امام نسائی رحمہ اللہ نے عتبۃ بن فرقد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" رمضان المبارک میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اور ہر سرکش شیطان جکڑ دیا جاتا ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر (2108) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح سنن نسائی میں صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے صحیح ابن خزیمہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو جنوں میں سے سرکش قسم کے شیطان جکڑ دیے جاتے ہیں "

اس پر باب باندھتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرمان: " اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے "

سے جنوں میں سے سرکش قسم کے جن مراد لیے ہیں، نہ کہ سارے شیطان، کیونکہ بعض پر شیطان کا نام صادق آتا ہے.

2 ـ یہ یقینی طور پر کہنا ممکن نہیں کہ روزوں کی فرضیت کی ابتدا میں ہی شیطان جکڑدیے جاتے تھے، کیونکہ روزے تو ایک ہجری میں فرض ہوئے تھے، اور جنگ بدر دو ہجری میں ہوئی، ہو سکتا ہے شیطانوں کا جکڑنا جنگ بدر کے بعد شروع ہوا ہو.

3 ـ شیطانوں کا جکڑنا تو صرف مومن روزے داروں کے لیے ہے نہ کہ کافروں کے حق میں.

ابو العباس قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ان روزے داروں سے شیطان بند کیا جاتا ہے جو روزہ پوری شروط کے ساتھ رکھتے ہوں اور روزے کے آداب کا

خیال کریں.

دیکھیں: شرح الزرقانی علی الموطا (3 / 137).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بعض اوقات جکڑا ہوا شیطان بھی اذیت دیتا ہے، لیکن باقی ایام کے علاوہ رمضان کے ایام میں یہ بہت کم اور کمزور ہوتا ہے، اس لیے جس کا روزہ کامل ہو اس سے شیطان دور رہتا ہے، لیکن جس کا روزہ ناقص ہو اس سے کامل روزے والے کی طرح دور نہیں ہوتا.

دیکھیں: مجموع الفتاوی (25 / 246).

اس سے یہ ظاہر ہوا کہ غزوہ بدر میں جنگ شروع ہونے سے قبل شیطان کا مشرکین کے پاس آنے میں کوئی اشکال نہیں.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (39736) اور (12653) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم

الاسلام سوال و جواب